بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشاء کے فرض پڑھے بغیر تراویح پڑھا سکتے ہیں ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ ہمارے حافظ صاحب جو ہمیں تراویح پڑھاتے ہیں وہ بہت دور سے آتے ہیں، ایک دن وہ لیٹ ہو گئے، ہم عشاء کے فرض اور سنتیں پڑھ چکے تھے تب وہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ پہلے آپ ہمیں تراویح پڑھا دیں، آپ عشاء کے فرض سنتیں اور وتر وغیرہ بعد میں پڑھ لیجئے گا، لیکن ہماری مسجد کے امام صاحب نے کہا کہ ایسے نہیں ہو سکتا، حافظ صاحب پہلے اپنی نماز عشاء کے فرض اور سنتیں پڑھیں گے پھر تراویح پڑھائیں گے، امام صاحب کی وجہ سے اس دن تو حافظ صاحب نے ایسا ہی کیا جیسے امام صاحب نے فرمایا۔ سوال یہ ہے کہ اگر کبھی آئندہ ایسا ہو جائے تو کیا حافظ صاحب اپنی نماز عشاء پڑھے بغیر ہمیں تراویح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟ تراویح پڑھانے کے بعد وہ اپنے عشاء کے فرض و سنت اور وتر پڑھ لیں گے۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے اور متوارث طریقہ بھی یہی ہے کہ عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد ہی تراویح پڑھائی جائے، اور بلا ضرورت اس طرح کی نئی چیزوں میں پڑ کر لوگوں کو تشویش میں ہرگز مبتلا نہ کیا جائے، لہذا تراویح پڑھانے والے حافظ صاحب کو چاہیے کہ آئندہ بھی جس مسجد میں انہوں نے نماز تراویح کی امامت کرنی ہے، اسی مسجد میں وہ عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں، اس کے بعد تراویح کی امامت کریں۔

البتہ اگر متوارث طریقہ کے خلاف، تراویح پڑھانے والے حافظ صاحب نے، عشاء کے فرض پڑھے بغیر ہی تراویح پڑھا دی تو امام کیلئے تو یہ حکم ہوگا کہ وہ مذکورہ نوافل کو تراویح کی نیت سے نہیں بلکہ نوافل کی نیت سے پڑھے اور بعد میں عشاء کے فرض اور تراویح دوبارہ پڑھے، اور وہ مقتدی جنھوں نے عشاء کے فرض پڑھ لئے تھے، ان کیلئے یہ حکم ہوگا کہ ان کی تراویح کی نماز ادا ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے شروع ہوتا ہے، امام نے جب عشاء کے فرض ہی نہیں پڑھے تو اس کی پڑھائی گئی نماز، اس کے حق میں نفل نماز کہلائے گی، تراویح نہیں کہلائے گی، اس لئے اسے عشاء کے فرضوں کے ساتھ تراویح بھی دوبارہ پڑھنی ہوگی مگر مقتدی چونکہ عشاء کے فرض پڑھ چکے تھے، اس لئے ان کے حق میں صرف اتنا ہوا کہ انہوں نے تراویح کی اقتداء، ایسے امام کے پیچھے کی جو نفل نماز میں تھا اور راجح قول کے مطابق نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے تراویح کی اقتداء ہو سکتی ہے، لہذا مقتدیوں کی تراویح ادا ہو گئی۔

تراویح کا وقت، عشاء کے فرض کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اگر فرض ادا نہیں ہوئے تو عشاء کے فرضوں کے ساتھ تراویح بھی دوبارہ

پڑھنی ہوگی۔ بدائع الصنائع، مجمع الانہر و دیگر کتب فقہ میں ہے:

"واللفظ لمجمع الانهر" وقت التراويح بعد صلاة العشاء إلى آخر الليل لأنها تبع للعشاء دون الوتر حتى لو ظهر أن العشاء صليت بلا طهارة والتراويح بطهارة أعيدت التراويح مع العشاء"

ترجمہ: تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر رات کے آخر تک ہوتا ہے کیونکہ یہ عشاء کے تابع ہے، وتر کے تابع نہیں ہے، اگر نماز عشاء و تراویح پڑھنے کے بعد ظاہر ہوا کہ عشاء کی نماز بغیر طہارت کے ادا ہوئی ہے اور تراویح طہارت کے ساتھ ادا ہوئی ہے تو عشاء کی نماز کے ساتھ تراویح کو بھی دوبارہ پڑھا جائے گا۔ (مجمع الانہر جلد 1، صفحہ 202، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جماعة التراويح لا تدعوا من لم يصل الفرض الى الدخول فيها فان الصحيح المعتمد بطلان التراويح قبل اداء الفرض ولذا قال فی جامع الرموز: اذا دخل واحد فی المسجد والامام فی التراويح يصلی فرض العشاء اولا ثم يتابعه۔"

ترجمہ: جس نے ابھی عشاء کے فرض نہ پڑھے ہوں، تراویح کی جماعت اسے تراویح میں شامل ہونے کی دعوت نہیں دیتی، کیونکہ صحیح معتمد قول کے مطابق عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے تراویح ادا کرنا باطل ہے، اسی وجہ سے جامع الرموز میں فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اور امام تراویح پڑھا رہا ہو تو آنے والا پہلے اپنے عشاء کے فرض ادا کرے گا پھر امام کی اتباع میں تراویح میں شامل ہوگا۔

(فتاوی رضویہ جلد 7، صفحہ 544، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جب عشاء کے فرض ادا نہ ہوں تو تراویح کی نیت سے پڑھی گئی نماز، نفل نماز کہلاتی ہے۔ مراقی الفلاح اور امداد الفتاح میں ہے:

واللفظ للآخر: "لو تبين فساد العشاء دون الوتر والتراويح أعادو العشاء ثم التراويح دون الوتر عند أبي حنيفة، لأنها تبع للعشاء **فتكون التي فعلها بعد فساد العشاء نافلة مطلقة ليست واقعة عن التراويح لكونها ليست في محلها فتعاد** أي تصلي في موضعها"

ترجمہ: جب یہ ظاہر ہو کہ عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تھی مگر وتر اور تراویح فاسد نہیں ہوئے تھے تو پہلے عشاء کی نماز دوبارہ پڑھی جائے گی پھر تراویح دوبارہ پڑھی جائے گی، وتر دوبارہ نہیں پڑھے جائیں گے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ **تراویح، عشاء کے تابع ہے، عشاء کی نماز فاسد ہونے کے بعد اس نے جو نماز، تراویح کی نیت سے پڑھی، وہ نفل نماز بن جائے گی، تراویح نہیں کہلائے گی کیونکہ وہ نماز، تراویح کے محل میں واقع نہیں ہوئی**، لہذا تراویح کو دوبارہ اپنے محل میں پڑھا جائے گا۔ (امداد الفتاح، صفحہ 457، مطبوعہ لاہور)

نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے، تراویح پڑھنے والا اقتداء کر سکتا ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ سے سوال ہوا: ایک شخص، ایک مسجد میں فرض جماعت سے پڑھا کر تراویح بیس رکعت پڑھاتا ہے، پھر وہی شخص دوسری مسجد میں تراویح بیس رکعت جماعت سے پڑھاتا ہے، آیا یہ امامت اس کی صحیح ہے یا نہیں؟ اور مقتدیانِ مسجدِ دیگر کی تراویح ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: **مذہبِ راجح میں امامت صحیح ہے، تراویح ہو جاتی ہے**، مگر خلافِ علماء و اختلافِ تصحیح و مخالفتِ طریقہ متوارثہ سے بچنے کیلئے بے ضرورت اس سے احتراز کیا جائے۔

”فی الخانیۃ والخلاصۃ والظھیریۃ وغیرھا: اذا صلی التراویح مقتدیا بمن یصلی المکتوبۃ أو بمن یصلی نافلۃ غیر التراویح اختلفوا فیہ، والصحیح أنہ لا یجوز۔۔۔۔۔الخ“

(اس کے بعد امام اہلسنت رحمہ اللہ نے مزید عدم جواز والے جزئیات ذکر فرمانے کے بعد فرمایا)”فی رد المحتار: أن ما ذکرہ المصنف ھھنا مخالف لما قدمہ فی شروط الصلاۃ بقولہ: وکفی مطلق نیۃ الصلاۃ لنفل وسنۃ وتراویح، وذکر الشارح ھناک أنہ المعتمد ونقلنا ھناک عن البحر: أنہ ظاھر الروایہ وقول عامۃ المشائخ وصححہ فی الھدایۃ وغیرھا ورجحہ فی الفتح ونسبہ الی المحققین۔اھ **والفتوی متی اختلف رجح ظاھر الروایہ، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔**“(فتاوی رضویہ جلد 7، صفحہ 463، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0238

تاریخ اجراء : 20 رمضان المبارک 1447ھ/10 مارچ 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net